4671CH04

4

آبِ رواں

اُچھلتا ہوا اور اُبلتا ہوا   اکڑتا ہوا اور مچلتا ہوا
پہاڑوں پہ سر کو پٹکتا ہوا   چٹانوں پہ دامن جھٹکتا ہوا
وہ پہلوئے ساحل دباتا ہوا   یہ سبزے پہ چادر بچھاتا ہوا
وہ گاتا ہوا اور بجاتا ہوا   یہ لہروں کو پیہم نچاتا ہوا
بپھرتا ہوا جوش کھاتا ہوا   بگڑ کر وہ کَف منہ میں لاتا ہوا

وہ اونچے سُروں میں تموّج کا راگ
وہ خود جوش میں آکے لانا یہ جھاگ

© NCERT not to be republished

وہ روئے زمیں کو چھُپاتا ہوا   وہ خاکی کو سیمیں بناتا ہوا
گُل و خار یکساں سمجھتا ہوا   ہر اک سے برابر اُلجھتا ہوا
بہاتا ہوا اور بہتا ہوا   ہوا کے طمانچوں کو سہتا ہوا
بلندی سے گرتا گراتا ہوا   نشیبوں میں پھرتا پھراتا ہوا
وہ کھیتوں میں راہیں کترتا ہوا   زمینوں کو شاداب کرتا ہوا
یہ تھالوں کی گودوں کو بھرتا ہوا   وہ دھرتی پہ احسان دھرتا ہوا
چمکتا ہوا اور جھلکتا ہوا   سنبھلتا ہوا اور چھلکتا ہوا
ہواؤں سے موجیں لڑاتا ہوا   حبابوں کی فوجیں بڑھاتا ہوا

یوں ہی الغرض ہے یہ پانی رواں
بس اب دیکھ لیں شاعرِ نکتہ داں

— اکبر الہٰ آبادی

© NCERT not to be republished

لفظ و معنی

پہلوئے ساحل	:	سمندر کے کنارے کے آس پاس کا حصہ
سبزہ	:	ہریالی
پیہم	:	لگاتار، مسلسل
بپھرنا	:	آپے سے باہر ہونا، جوش میں آنا
کف	:	جھاگ
تموّج	:	موجیں اٹھنا، لہریں اٹھنا
روئے زمین	:	زمین کا چہرہ بمعنی زمین پر
خاکی	:	مٹی جیسا
سیمیں	:	چاندی جیسا، سفید
خار	:	کانٹا
یکساں	:	برابر، ایک طرح کا
نشیب	:	ڈھلان، پستی
شاداب	:	سرسبز، ہرا بھرا
حبابوں	:	حباب کی جمع بمعنی بلبلے
اَلغَرَض	:	غرض کہ، مختصر یہ کہ
شاعرِ نکتہ داں	:	باریکیوں کو سمجھنے والا شاعر

© NCERT not to be republished

غور کرنے کی بات

• اس نظم میں پانی کا پہاڑوں سے نیچے آنے کا منظر پیش کیا گیا ہے۔ پانی کی فطرت ہے کہ وہ اپنی راہ خود تلاش کرلیتا ہے۔ یہاں پانی کی مختلف کیفیتوں کو ظاہر کیا گیا ہے اور ان سے پیدا شدہ آواز، نغمہ اور حرکت نے نظم میں لطف کی ایک کیفیت پیدا کردی ہے۔

• جب پانی زور سے بہتا ہے تو جھاگ پیدا ہوتے ہیں اور پانی کی سطح پر پھیل جاتے ہیں۔

• پانی جب زمین پر اِدھر اُدھر پھیل جاتا ہے تو مٹی چھپ جاتی ہے۔ دور سے اس کی سطح سفید چادر کی طرح چمکتی ہوئی معلوم ہوتی ہے۔ اسے شاعر نے 'خاکی کو سیمیں بناتا ہوا' کہا ہے۔

• جہاں دریا نہیں ہوتا وہاں سینچائی کے لیے نہر، تالاب یا ٹیوب ویل وغیرہ سے کام لیا جاتا ہے۔

سوچیے اور بتائیے

1. اس نظم میں آبِ رواں کا کن کن مقامات سے گزرنا بتایا گیا ہے؟
2. 'پانی کا ہر اک سے برابر الجھنے' سے کیا مراد ہے؟
3. 'کھیتوں میں راہیں کترنا' سے آپ کیا سمجھتے ہیں؟
4. اس نظم سے آبِ رواں کی کن خصوصیات پر روشنی پڑتی ہے؟
5. 'تموج کا راگ' سے آپ کیا سمجھتے ہیں؟

مندرجہ ذیل الفاظ کے مترادف لکھیے

موج ______

کف ______

© NCERT not to be republished

یکساں ______

بلندی ______

دیے ہوئے لفظوں کے واحد لکھیے

چٹانوں ______

طمانچوں ______

نشیبوں ______

تھالوں ______

موجیں ______

فوجیں ______

پڑھیے، سمجھیے اور لکھیے

نیچے دیے گئے مصرعوں کو پڑھیے:

اُچھلتا ہوا اور اُبلتا ہوا
اکڑتا ہوا اور مچلتا ہوا
پہاڑوں پہ سر کو پٹکتا ہوا
چٹانوں پہ دامن جھٹکتا ہوا

ان مصرعوں میں اُچھلتا، اُبلتا، مچلتا، پٹکتا، جھٹکتا ایسے الفاظ ہیں جو پانی کے عمل یا کام کو ظاہر کرتے ہیں۔ وہ الفاظ جن سے کسی کام کا کرنا یا ہونا ظاہر ہو، انھیں فعل کہتے ہیں۔

© NCERT not to be republished

اپنے ساتھیوں سے بات چیت کیجیے اور پانی سے متعلق پانچ ایسے جملے لکھیے جن میں فعل کا استعمال کیا گیا ہو۔

- محاورہ دو یا دو سے زائد الفاظ کا وہ مجموعہ ہے جو حقیقی کے بجائے مجازی معنی میں استعمال ہوتا ہے۔ مثلاً ’نودوگیارہ ہونا‘۔ اس سے مراد ہے ’بھاگ جانا‘ یا ’فرار ہو جانا‘ جیسے پولیس کو دیکھ کر چور نودوگیارہ ہو گئے۔ غور کرنے کی بات یہ ہے کہ آٹھ اور تین بھی گیارہ ہوتے ہیں، سات اور چار بھی گیارہ ہوتے ہیں اور چھ اور پانچ بھی گیارہ ہوتے ہیں لیکن انھیں محاورہ نہیں کہا جاسکتا۔ صرف ’نودوگیارہ‘ ہی محاورے کے طور پر استعمال ہوتا ہے۔ ایسے مصرعے تلاش کرکے لکھیے جن میں درج ذیل محاوروں کا استعمال کیا گیا ہے:

سر پٹکنا :

دامن جھٹکنا :

جوش کھانا :

احسان دھرنا :

عملی کام

- اپنے آس پاس بہنے والی ندی کے بارے میں معلومات حاصل کیجیے وہ کہاں سے نکلتی ہے؟ اور کن کن مقامات سے گزرتی ہے؟

© NCERT not to be republished